بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ

تفہیماتِ ربّانیہ

از قلم

محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل جالندھری

سابق مبلغ بلادِ عربیہ و پرنسپل جامعۃ المبشرین

شائع کردہ

مکتبۃ الفرقان ربوہ

قیمت ۔ سفید کاغذ گیارہ روپے ۔ اخباری کاغذ ۔ آٹھ روپے

یادداشت

طباعت باراوّل :- دسمبر ۱۹۳۰ء

〃 باردوم :- (نئے اور مفید اضافہ جات کے ساتھ) دسمبر ۱۹۶۴ء

تعداد اشاعت :- دو ہزار

مطبع :- ضیاء الاسلام پریس ربوہ

شائع کردہ :- مکتبہ الفرقان - ربوہ

ناشر :- عطاء المجیب راشد، مینیجر ماہنامہ الفرقان ربوہ

قیمت :- مجلّد سفید کاغذ - گیارہ روپے

مجلّد اخباری کاغذ - آٹھ روپے

مکتبۃ الفرقان ربوہ

حضرت امام ہمام ایدہ اللہ کا ارشادِ گرامی

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کتاب تفہیماتِ ربّانیہ کے متعلق اس کے پہلے ایڈیشن کی اشاعت پر سالانہ جلسہ کے موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔

"اس کا نام مَیں نے ہی تفہیماتِ ربانیہ رکھا ہے (طباعت سے پہلے) اس کا ایک حصّہ مَیں نے پڑھا ہے جو بہت اچّھا تھا۔ اس کتاب کے لئے کئی سال سے مطالبہ ہو رہا تھا کئی دوستوں نے بتایا کہ عشرہ کاملہ میں ایسا مواد ہے کہ جس کا جواب ضروری ہے۔ اب خدا کے فضل سے اس کے جواب میں اعلیٰ لٹریچر تیار ہوا ہے۔ دوستوں کو اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے اور اس کی اشاعت کرنی چاہیئے۔" (الفضل ۱۲؍ جنوری ۱۹۳۱ء)

نوٹ:۔ اس کتاب کے بارہ میں دیگر بزرگوں کی آراء کتاب کے آخری صفحات میں ملاحظہ فرمائیں (ناشر)

مختصر فہرست کتاب تفہیماتِ ربّانیہ

نوٹ :- اس کتاب کی تفصیلی فہرست ' انڈکس کی صورت میں کتاب کے آخر پر ملاحظہ فرمائیں ۔ (ناشر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قل جاء الحق و زھق الباطل ان الباطل کان زھوقا

حرفِ آغاز

(۱)

الحمد للہ؛ ثم الحمد للہ، کہ کتاب تفہیماتِ ربانیہ کی دوبارہ اشاعت کی توفیق مل رہی ہے۔ پہلی مرتبہ یہ کتاب دسمبر ۱۹۳۰ء میں شائع ہوئی تھی۔ علماءِ دیوبند کی اعانت سے منشی محمد یعقوب صاحب پٹیالوی نے عشرۂ کاملہ نامی کتاب اِس دعوی کے ساتھ شائع کی تھی کہ وہ ایک لاجواب کتاب ہے۔ اِسی بناء پر منشی صاحب موصوف نے اسکے جواب دینے والے کے لیئے ایک ہزار روپیہ انعام کا بھی اعلان کیا تھا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے عشرۂ کاملہ اور تحقیق لاثانی وغیرہما کے جواب میں تفہیماتِ ربانیہ ایک جامع تصنیف ثابت ہوئی ہے۔ اِس میں مخالفین کے ہر اعتراض کا جواب دیا گیا ہے۔ مخالفین میں سے کسی کو آج تک جرأت نہیں ہوئی کہ اِس کتاب کا جواب لکھتا۔ مَیں نے ۱۹۳۰ء میں مصنّفِ عشرۂ کاملہ سے انعامی رقم کا مطالبہ بھی کیا مگر وہ اس کے تصفیہ سے بالکل گریز کر گئے جس کا اعلان ہم نے اخبار الفضل قادیان میں اُسی وقت (۱۹۳۱ء میں) کر دیا تھا۔ درحقیقت اہلِ باطل کے اِس قسم کے انعامی چیلنج محض نمائشی ہوتے ہیں ہم نے طبع اوّل کے دیباچہ میں بھی اس کی وضاحت کر دی تھی۔[1]

---

[1] معلوم ہوا ہے کہ اب منشی محمد یعقوب صاحب پٹیالوی فوت ہو چکے ہیں۔

ہمیں انسانوں سے کسی انعام کی خواہش نہیں ہے اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ۔ ہماری تو اپنے مسلمان بھائیوں سے صرف یہی درخواست ہے کہ وہ خدا ترسی سے کام لیکر اِس کتاب کو غور اور تدبّر سے مطالعہ فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں توفیق دے، آمین۔

(۲)

پہلی مرتبہ اِس کتاب کی ترتیب و تدوین کی تکمیل کوہ مری میں اخویم محترم حکیم عبدالرحمن صاحب خاکی بی۔اے کے مکان پر ہوئی تھی جبکہ اُن کے مکان کے ایک کمرہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بزرگ صحابی حضرت مولانا شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ انگریزی ترجمۃ القرآن میں مصروف ہوا کرتے تھے اور دوسرے کمرہ میں خاکسار تفہیماتِ ربانیہ کی تکمیل میں منہمک ہوا کرتا تھا۔ اُن دنوں میرے ہمراہ میرا بیٹا عزیزم عطاء الرحمٰن صاحب طاہر سلّمہ ربّہٗ اور اخویم شیخ عبدالقادر صاحب فاضل بھی تھے۔ دن اور رات کے کام کا مقررہ پروگرام ہوتا تھا۔ بعد نمازِ عصر ہم سب سیر کے لئے جایا کرتے تھے۔ کیا ہی مبارک اور قابلِ رشک ایام تھے۔ غالباً وسط ستمبر ۱۹۳۱ء میں میری کتاب مکمل ہوگئی۔ مَیں نے قادیان پہنچ کر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایّدہ اللہ بنصرہٖ سے درخواست کی کہ حضور اسے ملاحظہ فرمالیں۔ جسے حضور نے ازراہِ نوازش منظور فرمایا۔ اپنی غیر معمولی مصروفیات کے باعث تین ہفتے تک آپ غالباً پہلی دو تین فصلیں دیکھ سکے تھے کہ آپ نے مجھے فرمایا کہ مَیں نے ایک حصہ دیکھ لیا ہے، بہت اچھا ہے آپ اِسے چھپوادیں، ایسا نہ ہو کہ جلسہ پر طبع نہ ہو سکے۔ حضور ایّدہ اللہ بنصرہٖ نے ہی اِس کتاب کا نام تفہیماتِ ربّانیہ تجویز فرمایا اور آپ کی اجازت سے ہی مَیں نے اسے اپنے محسن اور محترم استاد حضرت حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ عنہ کے نام پر معنون کیا۔ وقت کی تنگی کے باوجود اخویم مکرم ملک فضل حسین صاحب مینیجر بک ڈپو قادیان کی ہمت سے یہ ضخیم کتاب جلسہ سالانہ ۱۹۳۱ء پر شائع ہوگئی۔

تفہیماتِ ربّانیہ کا پہلا ایڈیشن بہت جلد ختم ہوگیا۔ احباب نے بارہا تحریک کی کہ اسے دوبارہ طبع کرایا جائے مگر میرے فلسطین، شام اور مصر کے پنجسالہ تبلیغی سفر اور دیگر مصروفیات و حالات کے باعث اِس طرف توجہ نہ ہو سکی۔ البتہ دوسری متعدد کتب تصنیف کرنے کی توفیق

بلتی رہی۔ اب پُورے چونتیس ۳۴ برس کے بعد یہ کتاب دوبارہ طبع ہو رہی ہے۔ سچ ہے کہ آسمان سے ہر کام کے لئے ایک وقت مقرر ہوتا ہے

اب نظر ثانی کے وقت عشرۂ کاملہ وغیرہ کتب کے اعتراضات کے جوابات میں مفید اضافہ جات کے علاوہ اس میں مسئلۂ وفاتِ مسیح ناصری علیہ السلام، مسئلہ ختم نبوت اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اہم اختلافی مسائل پر سیر حاصل بحث بھی شامل کر دی گئی ہے۔ بعض نئے حوالے بھی درج کر دیئے گئے ہیں۔ نئے اور پُرانے متفرق اعتراضات کے جوابات کے لئے ایک مستقل فصل (یازدہم) مخصوص ہے۔ سلسلۂ احمدیہ کے نئے مخالفین جناب مودودی صاحب اور جناب پرویز صاحب کے ختم نبوت کے بارے میں تازہ جملہ اعتراضات کے جواب بھی اس ایڈیشن میں شامل ہیں۔ الغرض اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم سے تفہیماتِ ربانیہ کا یہ دوسرا ایڈیشن مشہور ضرب المثل "اَلْعَوْدُ اَحْمَدُ" کے مطابق اپنی جامعیت اور افادیت میں پہلے سے بھی کافی بڑھ کر ثابت ہوگا انشاء اللہ العزیز۔

(۳)

امسال، اگست ستمبر میں، مجھے کوئٹہ جانے کا اتفاق ہوا۔ میرا چھوٹا بیٹا عزیز عطاء المجیب راشد سلمہٗ ربہٗ بھی میرے ہمراہ تھا۔ عزیز بھائی شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ اور محترم جناب شیخ محمد اقبال صاحب کی کوٹھی کے پُرسکون ماحول میں مجھے اس تفہیماتِ ربانیہ پر نظر ثانی کا نہایت عمدہ موقعہ میسر آیا۔ جزاھما اللہ خیراً۔

جن مخلص احباب اور معاونین نے دوسرے ایڈیشن کے لئے مفید اور بہترین مشوروں سے نوازا ہے یا کسی اور رنگ میں امداد فرمائی ہے مثلاً پیشگی قیمت ادا فرما کر یا ضرورت کے مطابق بطور قرض رقم فراہم کر کے کتاب کی اشاعت میں حصہ لیا ہے مَیں ان سب کا تہِ دل سے شکر گزار ہوں۔ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ ان کے نفوس اور اموال میں برکت دے۔ آمین

میرے دوست منشی نور الدین صاحب خوشنویس، ماہنامہ الفرقان کے دیرینہ کاتب، نے جس خلوص سے تفہیماتِ ربانیہ کے بیشتر حصہ کی کتابت کی ہے اور مسٹری

عبدالرحمن صاحب انچارج ضیاء الاسلام پریس نے جس طرح طباعت میں اہتمام کیا اس کے لئے وہ دونوں اور ان کے سب معاون شکریہ کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزاء خیر دے، آمین۔

یہ کتاب محض حق کی تائید اور صداقت کی حمایت کے لئے اب دوسری مرتبہ شائع کی جا رہی ہے اسلئے بارگاہِ ربّ العزّۃ میں خاص طور پر دُعا و التجا ہے کہ وہ اپنی بے پایاں رحمت سے قبول فرما کر بہتوں کی ہدایت کا موجب بنائے اور مجھے اور میری ساری اولاد اور جملہ اصحاب و احباب کو ہمیشہ حق پر قائم رکھے اور دینِ اسلام کی بہترین خدمت بجالانے کی زندگی بھر توفیق بخشتا رہے اور جب ہم اس زندگی کے بعد اس کے حضور حاضر ہوں تو سرخرو ہوکر حاضر ہوں اور وہ ہمیں اپنی آغوشِ رحمت میں لے لے۔ اللّٰھمّ آمین یا ربّ العالمین +

خاکسار

ناچیز خادم اسلام

ابوالعطاء جالندہری

ایڈیٹر ماہنامہ الفرقان

ربوہ۔ ضلع جھنگ

(مغربی پاکستان)

یکم دسمبر ۱۹۶۴ء

مؤلّف تفہیماتِ ربّانیہ

(ٹائیٹل طبع اول)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لیہلک من ہلک عن بینۃ ویحیی من حی عن بینۃ

واللہ یکفی من کما نضالنا
جلد من الفتیان للاعداء
(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

تفہیمات ربانیہ
بجواب عشرہ کاملہ وغیرہ

ازقلم

ابو العطاء مولٰنا مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری مولوی فاضل

جسے

حسب ہدایت ناظر صاحب تالیف و تصنیف قادیان

مینیجر بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان

نے

شائع کیا

بار اول دسمبر سنہ ۱۹۳۰ء تعداد ۱۰۰۰

ملک فضل حسین مینیجر بکڈپو پبلشر نے باہتمام بابو محمد الف خان پرنٹر محبوب عام پریس لاہور میں چھپوایا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلّی علٰی رسولہ الکریم

انتساب

میں اِس کتاب کو

اپنے اخلاص، عقیدت اور تلمّذِ خاص کے لحاظ سے

استاذی المکرّم حضرت حافظ روشن علی صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ

و ادام فیوضہٗ کے نامِ نامی و اسمِ گرامی سے

معنوَن کرنے کا فخر حاصل کرتا ہوں

نیاز مند

ابوالعطاءؔ

(۱۴ردسمبر ۱۹۳۰ء)

دیباچہ (طبع اوّل)

الحمد للہ ربّ العٰلمین والصّلوٰۃ والسّلام علیٰ خیر النبیّین وسیّد المرسلین وآلہٖ واتباعہٖ لاسیّما علی المسیح الموعود والمہدیّ المعہود جریّ اللہ فی حُلل الانبیاء۔ امّا بعد فقد قال اللہ تعالیٰ فی کتابہ العزیز لکُلِّ اجلٍ کتاب۔

ناظرینِ کرام! کچھ عرصہ ہوا منشی محمد یعقوب صاحب نائب تحصیلدار ریاست پٹیالہ نے سالہاسال کی محنت کے بعد ایک کتاب "عشرہ کاملہ" نامی شائع کی۔ جس میں مخالفینِ سلسلۂ عالیہ احمدیہ ہمچو مولوی ثناء اللہ امرتسری، پیر بخش لاہوری، اور مولوی محمد حسین بٹالوی وغیرہ کے اعتراضات کو لیکر جمع کر دیا۔ یہ کتاب نئے اعتراضات پر مشتمل نہ تھی بلکہ انہی باتوں کو دہرایا گیا تھا جن کا سلسلہ احمدیہ کی طرف سے بارہا جواب دیا جاچکا ہے۔ اس لیے طبعی طور پر یہ مجموعہ مستحق توجہ نہ ہوا لیکن یہ معلوم کرکے کہ عوام الناس اعتراضات کو یکجائی صورت میں پاکر اس کو خاص اہمیت دے رہے ہیں۔ اور اسی بناء پر مصنّف "عشرہ کاملہ" نے مشہور کر رکھا ہے کہ "عشرہ کاملہ کا جواب اُمّتِ مرزائیہ قیامت تک بھی نہیں دے سکتی"۔ صیغہ نظارت تالیف و تصنیف نے اس کے جواب لکھنے کا فیصلہ فرمایا اور حضرت مولانا شیر علی صاحب بی۔ اے ناظر تالیف نے اس ناچیز کو اس کے متعلق ارشاد فرمایا۔ میری تبلیغی مصروفیتیں اور متواتر سفر

اس کی جلد تکمیل میں مانع رہے ورنہ آپ آج سے بہت پیشتر اس جواب کو ملاحظہ فرماتے۔ سچ ہے کُلُّ اَمْرٍ مَرْهُوْنٌ بِاَوْقَاتِهٖ۔ اس تاخیر سے بڑا فائدہ یہ ہوا کہ مصنف مذکور کی دوسری مایۂ ناز کتاب "تحقیق لاثانی" یا عشرہ کاملہ حصہ دوم بھی شائع ہو گئی اور ہم اس مجموعہ میں ہر دو کتب کا اکٹھا جواب شائع کر رہے ہیں۔ اگر "عشرہ کاملہ" کی طبع اول پر ابتداءً توجہ کی جاتی اور اس کا جواب فی الفور شائع کر دیا جاتا تو شاید بعض مواخذات پر مصنف طباعت کا عذر کر دیتا۔ جیسا کہ اس نے لکھا ہے :۔

"پہلی اشاعت میں بعض حوالجات کے ہندسوں کے متعلق بے احتیاطی ہو گئی ..... اور بعض جگہ کاپی نویس اور لیتھو چھاپہ کی مہربانی سے نمبر صفحہ ہی غلط ہو گیا اور چونکہ کتابت ہوتے ہی بہت جلد کتاب پریس میں دیدی گئی تھی اور اصل مسودہ سے حوالجات کا مقابلہ کرنے کا مجھے موقعہ اور وقت نہیں ملا تھا اس لیے کہیں کہیں ایسا نقص رہ گیا۔ اب دوبارہ اشاعت میں حوالجات کی درستی اور صحت کا خاص انتظام کر لیا گیا ہے۔" (عشرہ صٹ طبع دوم)

بناء بریں مشیتِ ایزدی نے چاہا کہ دشمن کو اپنی تیاری کا پورا موقعہ دیا جائے تا اس کا کوئی عذر باقی نہ رہے اور صمصامِ ربانی اس کے تمام تار و پود کو کاٹ کر رکھ دے فالحمد للہ اولاً و آخراً۔

یاد رہے کہ میں نے اس کتاب میں "عشرہ کاملہ" طبع سوم کو سامنے رکھا ہے اور اسی کے صفحات کا حوالہ دیا ہے۔ "عشرہ کاملہ" کی دسؔ فصول ہیں۔ ہر ایک فصل میں قریباً دسؔ بڑے بڑے اعتراض درج ہیں۔ میں نے عشرہ کی ہر فصل کا جواب اسی نمبر کی فصل میں لکھا ہے۔ اس طرح سے دس فصلوں کے بالمقابل اس کتاب میں دسؔ فصول ہیں لیکن چونکہ مصنف نے بعض مقامات پر غیر متعلق طور پر بھی اعتراضات کئے ہیں میں نے ان کے نیز دوسری کتب (تحقیق لاثانی، کڑک آسمانی مصنفہ ابوالبیان پسروری، دُرّہ نادرہ وغیرہ) کے بعض ضروری سوالات کے جوابات کے لئے فصل یازدھم کو مخصوص کیا ہے۔ بارھویں فصل میں جماعتِ احمدیہ کے

دلائل دربارۂ وفاتِ مسیح علیہ السلام، امکانِ نبوّتِ غیر تشریعی اور صداقتِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا خلاصہ درج کیا ہے۔ اِس ترتیب کے ماتحت اختلافی مسائل پر مجموعی نظر ڈالنے کا موقعہ مل سکتا ہے۔ "عشرہ کاملہ" کے کسی حصّہ میں اگر آپ کو کوئی ایسا سوال نظر آئے جس کا براہِ راست اُس فصل سے تعلق نہ ہو تو اس کا جواب گیارھویں فصل میں متفرقات کے زیرِ عنوان موجود ہے وہاں مطالعہ فرمائیں۔

مَیں نے اِس کتاب میں ہر ممکن طریق سے تہذیب کو مدّنظر رکھا ہے۔ اگرچہ دشمن کی گندہ دہانی بسا اوقات اشتعال دلاتی رہی مگر ہر مرحلہ پر میرے پیارے آقا مسیح موعود علیہ السلام کی نصیحت ؎

گالیاں سُن کے دعا دو پاکے دُکھ آرام دو ٭ کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار

میرے پیشِ نظر تھی۔ مَیں یقین رکھتا ہوں کہ صداقت اور نیکی اپنی خوبصورتی کے اظہار کے لئے درشت کلامی کی محتاج نہیں۔ راستی اپنی خوبی کے ساتھ قلوب پر فتح پاتی ہے۔ مَیں نے حتّی الوسع ذاتیات سے بھی اجتناب کیا ہے کیونکہ اس طرح اصولی بحث کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ ہمارا اختلاف غیر احمدیوں سے کسی جائداد، زمین اور دنیاوی اسباب پر نہیں ہے بلکہ محض خدا کے حکم اور اس کی رضا کے لئے ہے۔ اس لئے ہماری تمام تر جدّوجہد اسی محور کے گرد ہونی چاہیئے۔ مَیں نے اسی نظریّہ کے تحت یہ جواب مرتّب کیا ہے۔ توقع ہے کہ ناظرین خواہ ان کا تعلق کسی عقیدہ سے ہو اسی نظریّہ سے اس کو ملاحظہ فرمائیں گے

"عشرہ کاملہ" کی متانت و شائستگی کے متعلق مجھے کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ ہر غیر متعصب جس نے اس کتاب کو پڑھا ہوگا وہ اس کے اندازِ بیان کو اچھی طرح سمجھ سکتا ہے۔ خود مصنّف کا اقرار ہے کہ:۔

"اس کتاب میں ناظرین بعض جگہ ایسے الفاظ بھی دیکھیں گے جو سنجیدگی و متانت

کی رُو سے قابلِ اعتراض اور غیر مانوس معلوم ہوتے ہیں۔" (عشرہ ص۱)
ایسے الفاظ نہ ایک دو بلکہ انبار کا انبار ہیں۔ مَیں ان کے لیے منشی صاحب یا ان کے مشیرانِ کار کا شکوہ کرنا نہیں چاہتا۔ لیکن مَیں دنیا کے شرفاء کے سامنے اس ذہنیت پر اظہارِ افسوس کیے بغیر نہیں رہ سکتا کہ ایک شخص لاکھوں انسانوں کے پیشوا، جان، مال اور عزت سے بدرجہا محبوب پیشوا، پر حملے کرتا ہے، ناواجب اور سوقیانہ الفاظ استعمال کرتا ہے، لاکھوں بندگانِ خدا کے دلوں کو دُکھ دیتا ہے۔ اور پھر اس کو خدمتِ دین سمجھتا ہے۔ کیا سچ مچ اسلام کا یہی منشاء ہے؟ کیا بانیٔ اسلامؐ کا یہی اُسوہ ہے؟ اور پھر کیا اسی طریق سے قلوب کی اصلاح ہو سکتی ہے؟ ہرگز نہیں۔ حاشا وکلّا۔

مَیں ان فقرات کو نقل کر کے جو محض دلآزاری کے لیے لکھے گئے ہیں اپنے ناظرین کو ملولِ خاطر نہیں کرنا چاہتا۔ بطور نمونہ ایک فقرہ یہ ہے: "مرزا صاحب کی تعلیم کی مثال ایک شاہدِ بازاری کی سی ہے۔" (ص۱۴۱) فرمائیے ان الفاظ کا مقصد بجز توہین کچھ اور بھی ہو سکتا ہے؟ کیا شریف انسان اپنے سے مختلف الخیال انسان کو انہی الفاظ سے یاد کیا کرتا ہے؟

مَیں الزامی جواب کو پسند نہیں کرتا لیکن چونکہ منشی صاحب نے اپنی کتاب میں بار بار اس کا مطالبہ کیا ہے نیز چونکہ ایک قسم کے لوگ بجز الزامی جواب کے تسلی نہیں پاتے اس لیے بعض جگہ مجبوراً الزامی جواب درج کیے ہیں لیکن ہر مقام پر اس کے متعلق کافی وضاحت موجود ہے تا کہ کسی کو مغالطہ دہی کا موقعہ نہ مل سکے۔ اور اس جگہ بھی مَیں لکھ دینا چاہتا ہوں کہ میری کتاب کے تمام ایسے مقامات جہاں دشمن کے عقائد یا اس کے مسلّمہ معانی کو ذکر کیا گیا ہے اور ان کے رُو سے کوئی خرابی بتائی گئی ہے ان تمام مقامات کی ذمہ داری غیر احمدیوں کے خیالات پر ہے، مجھ پر یا جماعت احمدیہ پر نہیں ہے۔ ہم خدا تعالیٰ کی کامل توحید

کے قائل ہیں۔ اور سب انبیاء کو گناہ سے کلّیۃً معصوم یقین کرتے ہیں۔ قرآن مجید کو مکمل، عالمگیر اور خدا تعالیٰ کی آخری شریعت مانتے ہیں۔ ملائکہ، قیامت، حشر و نشر، اور دیگر سب ایمانیات پر پختہ اعتقاد رکھتے ہیں۔ وَاللّٰہُ عَلٰی مَا نَقُوْلُ شَہِیْدٌ۔

مصنف عشرہ نے اس کے جواب کے لئے ایک ہزار روپیہ کے انعام کا بھی اعلان کیا ہے اور تاحیات اس کی ادائیگی کے لیئے ذمہ داری بتائی ہے۔ ہم اس جواب کے ساتھ ہی مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اپنے اعلان کے مطابق جلد فیصلہ کریں۔ اگرچہ ہم ایسے انعامی اعلانات کی حقیقت بخوبی جانتے ہیں لیکن اتمام حجت کی خاطر اس کے متعلق بھی آخری فیصلہ کرنے کا تہیہ کر چکے ہیں۔ اور اس بارہ میں جو تصفیہ ہوگا اس کو ہم انشاء اللہ تعالیٰ اس کتاب کے اخیر پر درج کر دیں گے۔ آپ وہاں ملاحظہ فرمائیں۔ ہاں یاد رہے کہ ہماری کتاب کا اصل مقصد سچائی کا اظہار رہے۔ منشی صاحب خود انعامی چیلنج پہ قائم رہیں یا بلطائف الحیل اس سے گریز اختیار کریں صداقت پسند ناظرین خود موازنہ کر سکتے ہیں کہ "عشرہ کاملہ" کے اعتراضات کا جواب کس تفصیل اور وضاحت سے دیا گیا ہے۔ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ۔

میں نے اس تصنیف میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے بعد، سلسلۂ احمدیہ کے لٹریچر سے بالعموم اور "نعم الوکیل"، "التشریح الصحیح" مؤلفہ جناب مولوی فضل الدین صاحب پلیڈر، "آئینۂ حق نما" مصنفہ جناب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی سے بالخصوص استفادہ کیا ہے۔ اپنے محترم دوست مولوی تاج الدین صاحب لائلپوری مولوی فاضل اور جناب مولوی غلام احمد صاحب مجاہد مولوی فاضل کے بعض حوالجات اور تحقیق سے بھی میں نے خاطر خواہ فائدہ اٹھایا ہے۔ استاذی المکرم حضرت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مولوی فاضل و منشی فاضل خاص شکریہ اور دعا کے مستحق ہیں جنہوں نے اس مسودہ کی ترتیب میں قیمتی مشوروں سے اعانت فرمائی اور اس کو قبل طباعت ملاحظہ

فرمایا۔ جَزَاهُمُ اللّٰہُ خَیْرَ الْجَزَاءِ۔ ناظرین میرے لئے اور میرے تمام معاونین کے لئے دعا فرمائیں۔

اے علیم و ستّار خدا! تُو میری کمزوریوں کی ستّاری فرما اور محض اپنے فضل و کرم سے اس کتاب کو اپنے حضور قبول فرما۔ اسے لوگوں کے لئے ہدایت اور رہنمائی کا موجب بنا۔ جو لوگ تیرے برحق مرسل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخالف ہیں ان کو سچائی کی راہ دکھا کہ تیرے بغیر راہِ حق پانا ناممکن ہے۔ ان کو توفیق دے کہ تیرے اس نور کو شناخت کریں اور اس آسمانی پانی کی قدر کریں ؎

ایک عالم مر گیا ہے تیرے پانی کے بغیر
پھیر دے اب میرے مولیٰ اِس طرف دریا کی دھار

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ط

قادیان دارالامان
۱۴ دسمبر ۱۹۳۰ء

خاکسار
سلسلہ احمدیہ کا ادنیٰ ترین خادم
ابوالعطاء اللہ دتا جالندھری
تلمیذ حضرت حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ عنہ
فاضل اجلّ نوّر اللہ مرقدہٗ

شکریہ:۔ اخویم مولوی ابوبکر صاحب سماٹری مولوی فاضل اور حافظ سلیم احمد صاحب اٹاوی جنہوں نے اس کتاب کی کاپیوں کی تصحیح میں کافی حصّہ لیا ہے شکریہ کے مستحق ہیں۔ نیز حکیم غلام حسن صاحب لائبریرین بھی۔ جزاهم اللہ۔ خاکسار مصنّف

نوٹ۔ طبع ثانی کے وقت مکرم مولوی تاج الدین صاحب المعروف فاضل گجراتی عزیز ان عطاء الکریم شاہد بی اے عطاء الرحیم حامد بی اے اور میاں بشارت احمد صاحب کلرک الفرقان نے بھی تعاون کیا ہے اللہ تعالیٰ ان کو بھی جزائے خیر دے۔ آمین (ابوالعطاء)